۱۲۹۸ھ

احباب کا اعتقاد جمیل (اللہ تعالیٰ)، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کی آل اور اصحاب کے بارے میں

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

سُنا ہوتا تو اس میں سزا دیتا یعنی پہلی بار تفہیم (و تنبیہ) پر قناعت فرماتا ہوں پس اس دن کے بعد جسے ایسا کہتے سُنوں گا تو وہ مفتری (بہتان باندھنے والا) ہے اس پر مفتری کی حد لازم ہے۔ پھر فرمایا بیشک بہتر اس اُمت کے بعد ان نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابوبکر ہیں، پھر عمر۔ پھر خدا خوب جانتا ہے بہتر کو ان کے بعد۔ اور مجلس میں امام حسن (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) بھی جلوہ فرما تھے اُنھوں نے ارشاد کیا خدا کی قسم! اگر تیسرے کا نام لیتے تو عثمان کا نام لیتے۔

بالجملہ احادیثِ مرفوعہ و اقوالِ حضرت مرتضوی و اہلبیت نبوّت اس بارے میں لاتعد و لاتحصی (بے شمار و لاانتہا) ہیں کہ بعض کی تفسیر فقیر نے اپنے رسالہ تفضیل[1] میں کی۔ اب اہل سنّت (کے علمائے ذوی الاحترام) نے ان احادیث و آثار میں جو نگاہ غور کو کام فرمایا تو تفضیل شیخین کی صدہا تصریحیں (سیکڑوں صراحتیں) علی الاطلاق پائیں کہیں جہت و حیثیت کی قید نہ دیکھی کہ یہ صرف فلاں حیثیت سے افضل ہیں اور دوسری حیثیت سے دوسروں کو افضلیت (حاصل ہے) لہٰذا انھوں نے عقیدہ کرلیا کہ گو فضائل خاصہ و خصائص فاضلہ (مخصوص فضیلتیں اور فضیلت میں خصوصیتیں) حضرت مولیٰ (علی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ) اور ان کے غیر کو بھی ایسے حاصل (اور بعطائے الٰہی وہ ان خصوصیات کے تنہا حامل) جو حضرات شیخین (کریمین جلیلین) نے نہ پائے جیسے کہ اس کا عکس بھی صادق ہے (کہ امیرین وزیرین کو وہ خصائصِ غالیہ اور فضائل عالیہ بارگاہِ الٰہی سے مرحمت ہُوئے کہ ان کے غیر نے اس سے کوئی حصّہ نہ پایا) مگر فضل مطلق کُلّی (کسی جہت و حیثیت کا لحاظ کئے بغیر فضیلت مطلقہ کُلّیہ) جو کثرتِ ثواب و زیادتِ قُربِ ربّ الارباب سے عبارت ہے وُہ انھیں کو عطا ہوا (اوروں کے نصیب میں نہ آیا)

(یعنی اللہ عزوجل کے یہاں زیادہ عزت و منزلت جسے کثرتِ ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں وہ صرف حضرات شیخین نے پائی۔ اس سے مراد اجر و انعام کی کثرت و زیادت نہیں کہ بارہا مفضول کے لئے ہوتی ہے۔

حدیث میں ہمراہیانِ سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت آیا کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے پچاس کا اجر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا "ان میں کے پچاس کا یا ہم میں کے؟" فرمایا "بلکہ تم میں کے"۔ تو اجر

---

[1] اعلیحضرت قدس سرہ العزیز نے مسئلہ تفضیل شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر نوّے[۹۰] جُز کے قریب ایک کتاب مسمّی بہ "منتہی التفصیل لمبحث التفضیل" لکھی، پھر "مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین" میں اس کی تلخیص کی۔ غالباً اس ارشاد گرامی میں اشارہ اسی کی طرف ہے، واللہ تعالیٰ اعلم — محمد خلیل القادری عفی عنہ

24

ان کا زائد ہوا۔ انعام و معاوضہ محنت انھیں زیادہ ملا مگر افضلیت میں وہ صحابہ کے ہمسر بھی نہیں ہو سکتے، زیادت درکنار، کہاں امام مہدی کی رفاقت اور کہاں حضور صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صحابیت! اس کی نظیر بلا تشبیہ یُوں سمجھئے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا، اس کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام دیئے اور وزیر کو خالی پروانۂ خوشنودیِ مزاج دیا، تو انعام انھیں افسروں کو زیادہ ملا اور اجر و معاوضہ انھوں نے زیادہ پایا مگر کہاں وُہ اور کہاں وزیرِ اعظم کا اعزاز۔ (بہارِ شریعت)

اور (یہ اہلسنّت وجماعت کا وُہ عقیدہ ثابتہ محکمہ ہے کہ) اس عقیدہ کا خلاف اوّل تو کسی حدیث صحیح میں ہے ہی نہیں، اور اگر بالفرض کہیں بُوئے خلاف پائے بھی تو سمجھ لے کہ یہ ہماری فہم کا قصور ہے (اور ہماری کوتاہ فہمی) ورنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور خود حضرت مولٰی (علی) و اہلبیت کرام (صاحب البیت ادرٰی بما فیہ کے مصداق، اسرار خانہ سے مقابلۃً واقف تر) کیوں بلا تقیید (کسی جہت وحیثیت کی قید کے بغیر) انھیں افضل و خیرِ امت و سردارِ اوّلین و آخرین بتاتے، کیا آیہ کریمہ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ علی الکٰذبین[1] (تو ان سے فرمادو کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمھاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمھاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں) و حدیث صحیح من کنت مولاہ فعلیّ مولاہ[2] (جس کا میں مولا ہُوں تو علی بھی اس کا مولا ہے) اور خبر شدید الضعف وقوی الجرح (نہایت درجہ ضعیف و قابل شدید جرح و تعدیل) لحمك لحمی ودمك دمی[3] (تمھارا گوشت میرا گوشت اور تمھارا خُون میرا خُون ہے)

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۶۱

[2] جامع الترمذی ابواب المناقب باب مناقب علی رضی اللہ عنہ امین کمپنی دہلی ۲/ ۲۱۳
مسند احمد بن حنبل عن علی رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۸۴ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۵۲
سُنن ابن ماجہ فضل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۱۲
المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ من کنت مولاہ فعلی مولاہ دار الفکر بیروت ۳/ ۱۱۰
المعجم الکبیر حدیث ۳۰۴۹ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۳/ ۱۸۹
کنز العمال حدیث ۳۲۹۰۴ و ۳۲۹۴۶ و ۳۲۹۵۰ و ۳۲۹۵۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۶۰۲ و ۶۰۹ و ۶۱۰

[3] کنز العمال حدیث ۳۲۹۳۶ " " " ۱۱/ ۶۰۷